9

شادؔ عظیم آبادی

9.1 تعارف

شادؔ عظیم آبادی جدید غزل کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ان کا نام سید علی محمد اور شادؔ تخلص تھا۔ان کی پیدائش 1846ء میں عظیم آباد، پٹنہ میں ہوئی۔ان کے والد کا نام سید اظہار حسین عرف عباس مرزا تھا۔شاد ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔انھوں نے شاعری کی کم و بیش ہر صنف، جیسے غزل، رباعی، مثنوی، قطعات، تاریخ گوئی وغیرہ پر طبع آزمائی کی۔

شادؔ عظیم آبادی کی مقبولیت ان کی غزل گوئی کے سبب ہے۔ان کے دیوان میں بارہ سو غزلیں شامل ہیں۔وہ اپنی شاعری میں اس بات کے سخت پابند رہے کہ خیالات کتنے ہی اعلیٰ درجے کے کیوں نہ ہوں، انھیں آسان اور سہل زبان میں ادا کیا جائے۔شادؔ عظیم آبادی نے اپنی غزل میں سبک اور شیریں الفاظ کا استعمال کیا۔ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ان کے کلام کو ہر خاص و عام آسانی سے پڑھ سکے اور سمجھ سکے۔

شادؔ عظیم آبادی نے اپنے دور کے دوسرے شعراء کے مقابلے میں عاشقانہ مضامین پر طبع آزمائی کم کی ہے۔ان کی غزلوں میں عشق حقیقی سے متعلق مضامین زیادہ پائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ انھوں نے انسان کی زندگی اور اس کی پریشانیوں کو زیادہ قریب سے دیکھا اور اُن ہی تجربات اور احساسات کو اپنی غزل میں جگہ دی، اسی لیے ان کی شاعری میں بناوٹ نظر نہیں آتی بلکہ سچائی اور حقیقت ملتی ہے۔

شادؔ عظیم آبادی کی وفات 1906ء میں گھر کے پاس ایک مسجد میں ہوئی۔

ماڈیول–I

نوٹس

9.2 آپ کیا سیکھیں گے

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ

- غزل کے انداز بیان کو سمجھ سکیں گے؛
- غزل میں جتنے نئے الفاظ ہیں ان کے معنوں کو سمجھ سکیں گے؛
- غزل میں استعمال کی گئی اضافتوں کی معلومات حاصل کر سکیں گے؛
- غزل کے ہر شعر کی تشریح اپنے الفاظ میں کر سکیں گے؛
- غزل کو روانی اور ٹھیک تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں گے۔

9.3 اصل متن

آیئے شادؔ عظیم آبادی کی غزل پڑھیں۔

غزل

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں　　　کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں
ہوں اس کوچے کے ہر ذرّے سے آگاہ　　　ادھر سے مدتوں آیا گیا ہوں
دلِ مضطر سے پوچھ اے رونق بزم　　　میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں
نہ تھا میں معتقد اعجازِ مے کا　　　بڑی مشکل سے منوایا گیا ہوں

کجا میں اور کجا اے شادؔ دنیا
کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

تمناؤں: آرزو (جمع تمنا کی)
کوچے: گلی، علاقہ
مدتوں: عرصہ (جمع مدت کی)
دلِ مضطر: بے قرار دل
معتقد: اعتقاد رکھنے والا
اعجاز: معجزہ
مے: شراب
کجا: کہاں

9.4 تشریح متن

تمناؤں میں اُلجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

اس شعر میں خدا سے مخاطب ہو کر یہ کہا گیا ہے کہ خدا نے جس وقت ہم کو پیدا کیا، اس وقت ہمارے دل میں بہت سی آرزوؤں نے بھی جنم لیا اور ہم دنیا میں آنے کے بعد انھیں تمناؤں کو پورا کرنے میں لگ گئے۔ دنیا تمنا اور اس

سے بڑھ کر خواہشوں کا بازار ہے۔ دنیا میں ایک کے بعد دوسری شے کو پانے کی تمنا ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔ شاعر نے انھیں تمناؤں کو کھلونے سے تشبیہ دی ہے۔ کھلونے کا استعمال کر کے بچے کی معصومیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ انسان کی یہ بے شمار کامیابیاں ایک کھلونے سے زیادہ کچھ نہیں، جنھیں بچہ کسی بھی لمحے توڑ دیتا ہے۔

9.5 زبان کے بارے میں

- اس شعر کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔
- یہاں شاعر نے ''تمناؤں'' کا استعمال کیا ہے جس کا واحد ہے تمنا۔ اسی طرح آرزو کی جمع ہے آرزوؤں، خواہش کی جمع ہے خواہشوں۔
- یہ چھوٹی بحر کی غزل ہے جس کی وجہ سے شعر کا لطف اور بڑھ جاتا ہے۔
- شاعر نے زندگی کے فلسفے کو سبک اور شیریں الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔
- اس شعر میں طنز اور شوخی ہے جس کی وجہ سے شعر کی دل کشی اور بڑھ جاتی ہے۔

متن پر مبنی سوالات 9.1

1۔ ''تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں'' سے مطلب ہے

(a) دنیا کی آرزوؤں میں الجھ کر رہ گیا ہوں۔

(b) اس جہاں کی رونقیں دیکھنے کے قابل ہیں۔

(c) انسان کی زندگی کا مقصد عیش کرنا ہے۔

2۔ کھلونے دے کے کس کو بہلایا جا رہا ہے؟

(a) بچے کو

(b) بوڑھے کو

(c) انسان کو

(d) کسی کو نہیں

3۔ مندرجہ ذیل لفظوں کو جوڑ کر شعر بنائیے۔

ہوں، الجھا، میں، تمناؤں، گیا،

کھلونے، ہوں، دے کے بہلایا گیا

4۔ تمنا، خواہش اور آرزو میں کیا فرق ہے۔ ایک ایک جملے میں سمجھائیے؟

5۔ الجھایا اور بہلایا، فعل ہے، محاورہ ہے، استعارہ ہے؟

ماڈیول–I

نوٹس

(a) فعل

(b) محاورہ

(c) استعارہ

6۔ اسی طرح کے پانچ الفاظ آپ بھی لکھیے۔

9.6 تشریح متن

ہوں اس کوچے کے ہر ذرّے سے آگاہ

ادھر سے مدتوں آیا گیا ہوں

مدتوں آیا گیا ہوں کا مطلب انسانی تخلیق کے اس سلسلے سے ہے جو صدیوں سے جاری و ساری ہے۔ کوچہ سے مراد دنیا اور اس کے مقامات ہیں، ذرّہ سے مراد شہر اور دیگر اشیا ہیں۔ آگاہ سے مراد گہری واقفیت ہے۔ شعر کو انھیں معنوی گہرائیوں میں دیکھنے کی ضرورت ہے اور سامنے کے معنی یہ ہیں کہ محبوب کے کوچے میں عاشق اتنا بھٹکا ہے کہ وہ محبوب کی گلی کے ایک ایک ذرّے سے واقف ہے۔

9.7 زبان کے بارے میں

- اس شعر میں ایک نیا لفظ آیا ہے آگاہ، جس کے معنی ہیں واقف ہونا، کسی چیز کے بارے میں جان لینا۔ یہاں ''آگاہ'' سے مراد، دراصل گہری معلومات کی واقفیت ہے۔
- شعر میں جن الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے، اس سے عام طور پر یہ معنی برآمد ہوتے ہیں کہ محبوب کی گلی اور اردگرد کی ہر چیز سے عاشق واقف ہوتا ہے اگر اتنی ہی بات اس شعر میں ہے تو شعر بہت کمزور ہے۔ یہاں ہر لفظ کو لغوی معنی سے الگ کرکے کوچہ، ذرہ، آگاہ کو گہرے معنی سے جوڑا گیا ہے، یعنی انسان کا دنیا میں آنا جانا صدیوں کا عمل ہے اور انسان کا اس دنیا میں آنا، آمد ورفت کا ایک نہ ٹوٹنے والا سلسلہ ہے، جو روز اول سے جاری ہے اور روز آخر تک چلتا رہے گا۔
- اگر اس شعر میں ''گلی'' کا لفظ ہوتا تو معنی میں وہ وسعت پیدا نہ ہوتی کیونکہ گلی، کوچے سے چھوٹی ہوتی ہے۔
- آگاہ کی جگہ شاعر واقف بھی استعمال کرسکتا تھا مگر ''آگاہ'' یعنی آگہی اندر سے باشعور ہونے کا نام ہے اور واقف ہونا صرف کسی چیز کے بارے میں جان لینا ہے۔
- ''آیا اور گیا'' متضاد افعال استعمال کیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ایک تسلسل کا عمل جو دنیا میں جاری رہتا ہے۔ ایسے اور بھی افعال ہیں۔ جیسے سونا، جاگنا، رونا، ہنسنا، وغیرہ

ماڈیول–I

نوٹس

متن پر مبنی سوالات 9.2

1۔ کوچے اور گلی میں کیا فرق ہے ایک ایک جملے میں واضح کریں؟

2۔ ان متضاد افعال کو اپنے جملوں میں استعمال کریں جیسے مرنا، جینا، سونا، جاگنا، رونا، ہنسنا۔

صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیں

3۔ زمین کا متضاد ہے۔

(a) آسمان (b) پہاڑ

(c) اونچائی (d) لمبائی

4۔ مدتوں کا واحد ہے

(a) الفت

(b) شدت

(c) مدت

(d) حسرت

5۔ صحیح جواب پر (✓) نشان لگائیے۔

ہوں اس کوچے کے ہر ذرے سے آگاہ
ادھر سے مدتوں آیا گیا ہوں

مندرجہ بالا شعر کس شاعر کا ہے

(a) حسرت موہانی

(b) فراق گورکھپوری

(c) جگر مرادآبادی

(d) شاد عظیم آبادی

9.8 تشریح متن

دل مضطر سے پوچھ اے رونق بزم
میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں

اے محفل کی رونق! تو میرے بے قرار دل سے پوچھ کہ اس کی حالت کیا ہے۔ میں اس محفل میں اپنی مرضی سے نہیں آیا بلکہ مجھ کو یہاں لایا گیا ہے۔ اسی لیے یہاں آنے کے بعد میرا دل بے چین اور بے قرار ہے۔ اگر میں اپنی مرضی

نوٹس

اور اپنی خوشی سے یہاں آتا اور اس محفل میں شریک ہوتا تو میرا دل بہت خوش ہوتا لیکن مجھ کو تو یہاں میری مرضی کے خلاف لایا گیا ہے۔ دنیا میں انسان کا وجود اس کی اپنی مرضی سے نہیں ہے، بلکہ خدا کی مرضی سے ہے۔ وہ یہاں خود نہیں آیا ہے، بلکہ اسے لایا گیا ہے۔ شاعر نے اسی فلسفے کو اس شعر میں پیش کیا ہے۔ دل مضطر کہہ کر اور ''آیا نہیں لایا گیا ہوں'' میں آنے والا اور لایا جانے والا کتنا مجبور نظر آتا ہے اور دل مضطر سے اس کی اس مجبوری کا احساس بھی کیا جا سکتا ہے۔

9.9 زبان کے بارے میں

- شاعر نے اس شعر میں مشکل زبان کا استعمال نہیں کیا ہے۔
- شاعر نے یہاں دو اضافتیں استعمال کی ہیں۔ ایک دل مضطر اور دوسری رونق بزم، اسی لیے دل مضطر کا مطلب بے قرار یا بے چین دل اور رونق بزم کا مطلب ہے محفل کی رونق۔ دنیا میں ہونے والی چہل پہل، اسی طرح ہم کئی اور اضافتیں اپنے بولنے اور لکھنے میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے گردش فلک کے معنی ہیں آسمان کی گردش، شریک حیات کا مطلب ہے زندگی کا ساتھی، اسی طرح زیر زمین کے معنی ہیں زمین کے نیچے۔
- شاد عظیم آبادی نے یہاں آسان، سبک اور شیریں الفاظ کا استعمال کیا ہے۔

متن پر مبنی سوالات 9.3

1۔ دل مضطر کے معنی ہیں

(a) بے قرار دل

(b) خواہش مند دل

(c) جس دل میں کوئی آرزو نہ ہو

(d) بے درد دل

2۔ نیچے دیے گئے لفظوں کو جوڑ کر شعر بنائیے۔

رونق بزم، پوچھ، اے، سے، دل مضطر

ہوں، نہیں، لایا، آیا، خود، میں، گیا

3۔ ''رونق بزم'' اس شعر میں کس روپ میں استعمال ہوا ہے؟

(a) استعارہ

(b) تشبیہ

(c) اضافت

(d) کنایہ

4۔ دل مضطر سے پوچھ اے رونق بزم
میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں
اس شعر کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔

9.10 تشریح متن

نہ تھا میں معتقد اعجاز مے کا
بڑی مشکل سے منوایا گیا ہوں

اس شعر میں یہ کہا گیا ہے کہ میں ان اعتقاد رکھنے والوں میں سے نہیں تھا جو شراب کے معجزہ پر یقین رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ شراب بہت سے معجزے دکھا سکتی ہے۔ لیکن بہت مشکل سے مجھ سے یہ بات منوائی گئی ہے کہ میں بھی ان معجزوں پر یقین کروں، اور ان معجزوں کا اعتراف کروں۔ میرے لیے یہ کام بہت ہی مشکل تھا۔ لیکن یہ بات آخر کار مجھ سے منوالی گئی اور اب میں بھی ان معجزوں کو ماننے لگا ہوں۔

9.11 زبان کے بارے میں

1۔ شاد عظیم آبادی نے اس شعر میں بھی بڑی خوبصورت اضافت استعمال کی ہے ''اعجاز مے''۔ جس کا مطلب ہے ''شراب کے معجزے''۔ کہتے ہیں کہ شراب پینے کے بعد انسان اپنے ہوش میں نہیں رہتا اور پینے کے بعد انسان وہ سب کچھ کر گزرتا ہے، جو وہ اپنے پورے ہوش وحواس میں نہیں کر پاتا۔ اسی لیے ان باتوں کو شاعر نے یہاں معجزوں سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی یہاں مے سے مراد شراب عشقِ حقیقی کا نشہ ہے۔

2۔ اس شعر کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ اس کے باوجود شعر خوبصورت اور پُرکشش ہے۔

متن پر مبنی سوالات 9.4

1۔ معتقد کے معنی ہیں

(a) بھروسہ کرنے والا

(b) اعتقاد رکھنے والا

(c) الفت کرنے والا

(d) نفرت کرنے والا

نہ تھا میں معتقد................کا

2۔ اس مصرعے کو نیچے دیے لفظوں سے پورا کیجیے۔

ماڈیول–I

نوٹس

(a) بڑی مشکل

(b) منوایا

(c) اعجازے

(d) ہوں

3۔ نیچے دیے گئے جملوں میں صحیح جملے پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

(a) اس شعر میں تشبیہ استعمال کی گئی ہے۔

(b) اس شعر میں استعارہ استعمال کی گئی ہے

(c) اس شعر میں استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔

(d) اس شعر میں اضافت استعمال کی گئی ہے۔

4۔ ''اعجازے'' استعارہ ہے

(a) شراب کے معجزہ کا

(b) شراب کی کرامات کا

(c) صوفیائے کرام کے کشف وکرامات کا

9.12 تشریح متن

کجا میں اور کجا اے شآد دنیا
کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

یہ مقطع ہے (اس میں شاعر نے اپنے تخلص کا استعمال کیا ہے) دنیا کو جو لوگ سمجھ جاتے ہیں، وہ دنیا کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ ایک بندۂ خدا کے لیے اس کی حقیقی دنیا وہی ہے، جہاں سے کبھی اُسے اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ انسان جب اس بھید کو سمجھ جاتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ کہاں یہ دنیا اور کہاں وہ دنیا، میں جہاں سے لایا گیا اور جس جگہ لایا گیا، ان دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں۔

9.13 زبان کے بارے میں

- اس شعر میں ایک لفظ ''کجا'' آیا ہے۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
- شاعر نے اس شعر میں زندگی کی ایک بہت بڑی سچائی بیان کی ہے، لیکن اس کا کمال یہ ہے کہ اس نے پورے شعر میں مشکل الفاظ کا سہارا نہیں لیا، بلکہ سبک اور شیریں الفاظ سے شعر کو زیادہ خوبصورت بنا دیا ہے۔

ماڈیول–I

نوٹس

متن پر مبنی سوالات 9.5

1۔ مقطع کس کو کہتے ہیں؟

(a) جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرتا ہے۔

(b) غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں۔

(c) غزل کے سب سے اچھے شعر کو کہتے ہیں۔

(d) ان میں سے کوئی نہیں۔

2۔ کجا کے معنی ہیں؟

(a) کب (b) کہاں

(c) کیوں (d) کیا

3۔ اس شعر میں شاعر نے کس بات کی طرف اشارہ کیا ہے؟

کجا میں اور کجا اے شاد دنیا
کہاں سے کسی جگہ لایا گیا ہوں

(a) انسان کی موت

(b) عالمِ بالا کے بجائے دنیا میں ہونے پر افسوس

(c) دنیا کی رنگینی

(d) حسن وعشق

کہاں سے کس.................لایا گیا ہوں

4۔ اس مصرعے کو دیے گئے الفاظ میں سے کسی ایک سے پُر کیجیے۔

(a) مقام (b) جگہ

(c) لیے (d) پر

9.14 آپ نے کیا سیکھا

- نئے الفاظ مثلاً دل مضطر، اعجازے، معتقد، کجا کے معنی جانے اور ان کا استعمال سیکھا۔
- اس غزل کی اضافتوں کے بارے میں جانا جیسے دل مضطر، رونق بزم، اعجازے وغیرہ
- دنیا فانی ہے، انسان فانی ہے۔ یہاں کی ہر شے ایک پرچھائیں کی طرح ہے۔ دنیا آنی جانی ہے۔
- دنیا انسان کے لیے خواہشوں، تمناؤں کا میلہ ہے۔ جس میں الجھ کر انسان اپنے اصلی مقصد یعنی انسانیت، خدا کی

عبادت وغیرہ کو بھول جاتا ہے۔

- دنیا میں انسان کا وجود خدا کی مرضی کا پابند ہے۔ خدا کے حکم کے بغیر ایک پتّہ بھی نہیں ہل سکتا۔
- شعر سے مجازی معنی اور حقیقی معنی دونوں مراد لیے جا سکتے ہیں۔

9.15 مزید مطالعہ

1۔ شادؔ عظیم آبادی کی اس غزل کو یاد کیجیے اور اپنے دوستوں کو سنائیے؟

2۔ شاد کی وہ غزلیں جو آپ کو پسند ہوں ان کو پڑھیے اور ان کے اسلوب بیان کو سمجھنے کی کوشش کیجیے؟

9.16 اختتامی سوالات

1۔ اس غزل میں جو اضافتیں استعمال ہوئی ہیں انھیں لکھیے۔

2۔ شادؔ عظیم آبادی کی زبان اور ان کی غزلوں کی خصوصیات کے بارے میں لکھیے۔

3۔ اس غزل میں جو شعر آپ کو پسند ہوں انہیں کاپی پر لکھیے اور پسند کی وجہ بھی بتائیے۔

4۔ مقطع کسے کہتے ہیں۔ شاعر کس شعر میں اس کو استعمال کرتا ہے؟

5۔ مطلع کسے کہتے ہیں؟

6۔ درج ذیل اشعار کا مطلب اپنی زبان میں بیان کیجیے؟

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں
کجا میں اور کجا اے شادؔ دنیا
کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

7۔ اس غزل کا قافیہ اور اس کی ردیف کیا ہے؟

8۔ دنیا فانی ہے، اس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

9۔ ''انسان خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا'' اس کی وضاحت کریں؟

10۔ شعر میں ''کوچے'' اور قافیے کے طور پر ایک جگہ ''آیا گیا'' کا استعمال ہوا ہے، اس سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

9.1 1۔ (a)

2۔ (c)

ماڈیول–I

نوٹس

3۔ تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

4۔ تمنا دل کے اندر ہوتی ہے
تمنا خواہش کا روپ لے کر لبوں پر اظہار کی شکل میں آجاتی ہے
آرزو بھی خواہش کا روپ ہے جو کبھی کبھی خاص لوگوں کو بتا دی جاتی ہے۔

5۔ (a)

6۔ پلایا، نہلایا، سلایا، کھلایا، رُلایا

9.2 1۔ کوچہ ایک پورا علاقہ یا محلّہ ہوتا ہے، جیسے کوچہ چیلان۔ کوچہ یا محلّہ رحمان، کوچہ میں بہت سی گلیاں ہو سکتی ہیں۔

2۔ عارف مرتے مرتے اپنے بیٹے کو دیکھ کر جی اٹھا
رانی اپنی والدہ کی آواز سن کر سوتے سوتے جاگ گئی
عمر اپنے کھلونے کو دیکھ روتے روتے ہنسنے لگا۔

3۔ a

4۔ c

5۔ d

9.3 1۔ a

2۔ دل مضطر سے پوچھ اے رونق بزم
میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں

3۔ c

9.4 1۔ b

2۔ c

3۔ d

4۔ c

9.5 1۔ a

2۔ b

3۔ b

4۔ b

عزیز طالب علم!

اردو نصاب کا دوسرا ماڈیول آپ کے سامنے ہے۔ پہلے ماڈیول میں آپ نے نثر کے پانچ اسباق اور نظم کے چار اسباق پڑھے تھے۔ اب آپ اس دوسرے ماڈیول میں نثر کے چھ اسباق پڑھیں گے۔ دونوں ماڈیولز میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں ماڈیولز زبان کی مہارت سیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

آیئے اب اس ماڈیول کے اسباق کی تفصیل پر بات کریں:

اس ماڈیول میں ایک لوک کہانی، دو افسانے، ایک مضمون، دو خط اور ایک ڈراما شامل ہے۔ غرض اس ماڈیول میں نثری ادب کے کئی نمونے جمع کر دیے گئے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، ان اسباق کے موضوعات میں بھی تنوع ہے تاکہ آپ کو پڑھنے میں لطف آئے اور آپ زیادہ سے زیادہ موضوعات کا مطالعہ دلچسپی کے ساتھ کر سکیں۔

ان اسباق میں بھائی چارے، دوستی کی اہمیت، آپس میں محبت اور عورتوں کے مسائل سے متعلق گہری معلومات ہے، اس کے علاوہ ہندوستان کی عظیم شخصیات کی زندگی اور ان کی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے، جیسے سنت کبیر وغیرہ۔ خط ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں، لیکن ان کی ادبی اہمیت بھی ہے۔ اور ڈراما بھی ہر عہد کی تصویر پیش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان ہی باتوں کو اس ماڈیول میں بتایا گیا ہے۔

زبان کے حسن سے واقفیت کا سب سے کارآمد وسیلہ ''ادب'' ہے۔ ادب پڑھنے سے (جس میں شاعری کے علاوہ کہانی، افسانہ، مضمون، خط اور ڈراما وغیرہ شامل ہے) ہمارے اندر لکھنے پڑھنے کا بہتر سلیقہ آتا ہے اور زبان کے فن کارانہ استعمال سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ ادب میں استعمال کیے گئے الفاظ کبھی کبھی معجزہ ثابت ہوتے ہیں، ہمیں لفظوں کے اس نوع کے استعمال کو سیکھنا چاہیے۔

اردو زبان و ادب میں ہندوستانی تہذیب اور مشترکہ تہذیب، رہن سہن، رسم و رواج کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مثلاً کبیر پر مضمون اور ڈراما آزمائش وغیرہ میں وطن کی محبت اور انسانیت کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ افسانہ ''پورے چاند کی رات'' میں محبت کے لازوال جذبے کو موضوع بنایا گیا ہے۔

اب آپ واقف ہو گئے ہوں گے کہ زبان سیکھنے میں ادب کا رول ہے۔ امید ہے کہ اب آپ ایک نئے نظریے سے ادب کا مطالعہ کریں گے اور اپنی زبان کے علم میں اضافہ کریں گے۔ یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اس ماڈیول کے ساتھ اسباق ہی زبان سیکھنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ تو صرف چند نمونے ہیں، ہم نے ان کی مدد سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ادب کے مختلف اصناف کو پڑھتے وقت ہم کیا اور کیسے سیکھتے ہیں۔ آپ ان اسباق کے علاوہ بھی اخباروں رسالوں اور دوسری کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا معلم اردو

ڈاکٹر شعیب رضا خان

ماڈیول—II

10۔	عقل کے دشمن	(لوک کہانی)
11۔	پورے چاند کی رات	(افسانہ)
12۔	ایک سوال	(افسانہ)
13۔	کبیر	(مضمون)
14۔	غالب کا ایک خط	(خط)
15۔	آزمائش	(ڈراما)